91975 ـ والدہ ملنے کے لیے بلاتی ہے لیکن بیٹی نہیں جا سکتی

سوال

میں ایك یورپی ملك میں اپنے والدین سے دور رہتی ہوں، میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں، والدہ اور چار بہن بھائی عراق میں رہتے ہیں، میرے آٹھ بچے ہیں جن کی عمر دو برس سے لیکر تیرہ برس تك ہے، میری والدہ بہت بوڑھی اور بیمار ہیں وہ ہمیشہ فون کر کے کہتی ہے کہ اسے آ کر مل جاؤ تا کہ موت سے قبل میں تمہیں دیکھ سکوں.
لیکن میرے لیے عراق جانا بہت مشکل ہے، میں اپنی اولاد اور خاوند کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی، میرا خاوند بھی اولاد کو اکیلے چھوڑ کر جانے پر راضی نہیں ہے، اور میرا کوئی محرم بھی نہیں جس کے ساتھ میں سفر کر سکوں، میں والدہ کو پیسے بھیجتی رہتی ہوں، مجھے علم ہے کہ میں نے اپنی والدہ کو راضی کرنا ہے، لیکن میں بچوں کو ایك کافر ملك میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی.
میرا خاوند دن رات کام کرتا ہے، اور یہاں میرا کوئی رشتہ دار بھی نہیں، مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ میں کیا کروں، کیا والدہ کی بات مان کر خاوند کی اجازت کے بغیر اولاد کو اکیلا چھوڑ کر عراق چلی جاؤں ؟
یا کہ خاوند کی اطاعت کرتے ہوئے اولاد کے ساتھ یہاں ہی رہوں، برائے مہربانی آپ مجھے جلد جواب دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں وہ آپ کی والدہ کو مکمل صحت و عافیت سے نوازے، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی اور دین و دنیا کی سعادت و خوشبختی پر اکٹھا رکھے.

عزیز بہن خوش ہو جاؤ جب اللہ سبحانہ و تعالی آپ کی اپنی والدہ سے محبت و وفاء اور اسے راضی کرنے کی کوشش اور والدہ سے حسن سلوك کرنے کی کوشش و ارادہ دیکھے گا تو آپ کے لیے اپنے فضل و کرم سے اس کا اجروثواب بھی لکھ دے گا.

معاملات کی کنجی صبر ہے، کیونکہ صبر سے ہی مشکلات سے نجات حاصل ہوتی ہے، اور رغبت پوری ہو سکتی ہے، ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو اس جدائی میں مبتلاء ہی اس لیے کیا ہو کہ دیکھے آپ دونوں کتنا صبر کرتی ہیں، پھر اس مشکل اور امتحان سے نجات کے نتیجہ میں آپ کے لیے آسانی پیدا کر دے اور آپ ایسے ایك دوسرے سے ملاقات کریں اور مل جائیں کہ آپ کو وہم و گمان بھی نہ ہو، اور اللہ تعالی آپ پر اپنی کرتے ہوئے کچھ

عرصہ بعد والدہ کے قریب کر دے.

لیکن میں آپ کو ایك سلسلہ میں کچھ اہم شرعی احکام کی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں:

1 ـ یہ یاد دہانی اور تاکید کہ عورت کا بغیر محرم سفر کرنا حرام ہے.

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" علماء کرام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ غیر فرضی سفر کے علاوہ باقی سفر میں عورت خاوند یا محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی " انتہی

منقول از: فتح الباری (4 / 76).

اس کی مزید تفصیل ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے، آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (9370) , (25841) ، (47029) ، (82392).

2 ـ اگر بیوی کے جانے میں کچھ خرابیاں پیدا ہوتی ہوں مثلا اولاد کے بگڑنے کا خدشہ یا پھر بیوی کی زندگی کا مسئلہ کہ اس کے ملك میں امن و امان خراب ہو، یا ساتھ جانے کے لیے کوئی محرم نہ ہو جبکہ خاوند کام میں مشغول ہو، تو بیوی کو اپنے والدین سے ملنے کے لیے جانے سے خاوند کو روکنے کا حق حاصل ہے.

لہذا اس صورت میں عورت کے لیے اپنے خاوند کی مخالفت کرتے ہوئے بغیر اجازت سفر کرنا جائز نہیں ہوگا، ابن منذر رحمہ اللہ نے اجماع نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

" اس پر اجماع ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو ہر قسم کے سفر سے روکنے کا حق رکھتا ہے، صرف فرضی حج کے سفر پر جانے میں علماء کرام کا اختلاف ہے "

دیکھیں: فتح الباری (4 / 77).

یہ اس سفر میں حکم ہوگا جب کے نتیجہ میں خرابي پیدا ہوتی ہو.

اور اگر سفر ان سب خرابیوں سے مامون ہو، اور محرم بھی پایا جائے تو پھر خاوند کو حق نہیں کہ وہ بیوی کو اپنے والدین سے ملنے اور صلہ رحمی کرنے سے روکے، جس سے مقصد پورا ہوتا ہو، کیونکہ والدین کے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمی کرنا سب سے زیادہ واجب چیز ہے.

بیمار ماں کی بیمار پرسی اور تیمار داری کرنا بلاشك و شبہ ماں سے حسن سلوك اور صلہ رحمی کہلاتا ہے، اور خاص کر جب والدہ بیماری کی حالت میں بیٹی سے کہہ رہی ہو کہ موت آنے سے قبل اسے آ کر مل جاؤ، اور بیٹی کو ملے ہوئے بھی ایك لمبا اور طویل عرصہ ہو چکا ہو.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" خاوند کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے بیمار والدین کی تیمار داری اور بیمار پرسی اور ملنے کے لیے جانے سے روکے؛ کیونکہ بیوی کو انہیں ملنے سے روکنا والدین کے ساتھ قطع رحمی کہلائیگا، اور پھر بیوی کو اپنے خاوند کی مخالفت پر ابھارنے کا باعث بنےگا، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تو حسن معاشرت کا حکم دیا ہے، اور بیوی کو والدین سے نہ ملنے دینا حسن معاشرت نہیں " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (19 / 110).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" درج ذیل فرمان باری تعالی پر عمل کرتے ہوئے خاوند پر اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کرنا واجب ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور تم ان عورتوں سے حسن معاشرت اختیار کرو .

اور حسن معاشرت شامل ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو والدین سے ملنے اور ان سے صلہ رحمی کرنے کی اجازت دے، غلط فہمی اس میں حائل نہیں ہونی چاہیے خاص کر دنیاوی معاملات میں حائل نہ ہو.

لیکن اگر بیوی کا اپنے والدین سے ملنے میں کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے تو پھر خاوند کو روکنے کا حق حاصل ہے؛ اس لیے خرابی کو دور کرنا مصلحت لانے پر مقدم ہوتا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (25 / 387).

یہاں ایك سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو والدین سے ملنے کے لیے نہ جانے دینے پر مصر ہو تو کیا بیوی اپنے خاوند کی مخالفت کرتے ہوئے والدین کو ملنے جا سکتی ہے یا نہیں ؟

اس میں علماء کرام کے دو قول ہیں جن کی تفصیل ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (83360) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

ہم یہ اختیار نہیں کرینگے کہ عورت اپنے خاوند کی مخالفت کرتے ہوئے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے کیونکہ اس میں گھر خاندان اورخاوند اور بیوی کے تعلقات پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے، اس لیے اس خرابی کو دور کرنا والدین کے ملاقات کی مصلحت لانے سے زیادہ بہتر ہے.

خاص کر انتظار کرنا اور خاوند کے ساتھ اس سلسلہ میں بات چیت کرے ممکن ہے وہ بیوی کو اپنی والدہ سے ملنے کی اجازت دے دے، کیونکہ حسن آداب اور بہتر بات چیت اور اچھی کلام اور اچھے طریقہ اختیار کرنے پر اللہ سبحانہ و تعالی اپنے حکم سے دل نرم کر دیتا ہے، ان شاء اللہ اسے اجازت دی توفیق مل جائیگی.

مزید آپ سوال نمبر (1426) اور (10680) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

3 - ہم یہ یاد دلاتے جائیں کہ ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (11793) اور (14235) کے جوابات میں کفار کے ملك میں رہائش اختیار کرنے سے اجتناب کرنے کا کہا گیا ہے کیونکہ کفریہ ممالك میں رہائش اختیار کرنے کی بنا پر دین اور اخلاق پر بہت غلط اثر پڑتا ہے.

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان سوالات کے جوابات کا مطالعہ کر کے ضرور مستفید ہونگی، کیونکہ مسلمان کے لیے دین ہی اس کا اصل سرمایہ ہے، اس کے لیے اپنے دین میں کوتاہی کرنا جائز نہیں، کوتاہی کر کے وہ کفریہ ممالك سے چند ٹکوں کی خاطر اپنا دین اور اولاد ضائع کر بیٹھے.

واللہ اعلم .